رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱ روپے، سہ ماہی ۶ روپے، ماہوار اڑھائی روپے

روز چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۷ ہش	۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ	۱۴ فروری ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۷ ہش۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

ہندوستان کی موجودہ وزارت مستعفی ہو جائے۔ سوشلسٹ لیڈروں کا مطالبہ

گندم اور آٹے کے نرخ میں زیادتی

لاہور ۱۳ فروری۔ حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ اناج کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت کو بہت سا اناج باہر سے منگوانا پڑا ہے۔ اور یہ اناج یہاں کی قیمتوں سے دوگنی قیمتوں پر ملا ہے۔ اس لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ باہر سے کم سے کم اناج حاصل کیا جائے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ آئندہ چند ماہ میں خوراک ذخیرہ کے معاملہ میں زیادہ سے زیادہ کفایت شعاری سے کام لیا جائے۔ باہر سے حاصل کی ہوئی خوراک کی اشیاء کی بڑھی ہوئی قیمت کا خرچہ نکالنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۸ فروری ۱۹۴۸ء سے گندم اور آٹے کا نرخ ایک آنہ فی سیر کے حساب سے بڑھا دیا جائے گا۔ اس بات کے پیش نظر کہ پبلک پر بوجھ نہ ہو تمام زائد اخراجات کو کئی مہینوں پر پھیلا دیا گیا ہے۔ اور نرخ میں تھوڑی سی زیادتی کر دی گئی ہے۔ نہایت مجبوری کی حالت میں بہت سوچ سمجھ کر یہ اقدام کیا گیا ہے۔ حالات سازگار ہونے پر قیمتیں فوراً گھٹا دی جائیں گی۔ غالباً قیمتوں کی یہ زیادتی مئی ماہ سے کچھ زائد عرصہ تک جاری رہے گی۔

آل انڈیا راشٹریہ سیوک سنگھ کا ناظم گرفتار کر لیا گیا

بھاگلپور ۱۳ فروری۔ آل انڈیا راشٹریہ سیوک سنگھ کے منتظم اعلیٰ مسٹر پوٹ آپٹے کونسل کے ممبران کی پوزیشن کا معائنہ کرنے یہاں پہنچے۔ پولیس نے پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت ان کو گرفتار کر لیا وہ آج کل بھاگلپور سنٹرل جیل میں ہیں۔ چنانچہ یونائیٹڈ پریس کی رپورٹ ہے۔ (ا۔پ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

پارسی حکومت پاکستان کے ہمیشہ وفادار رہیں گے

پارسی انجمن کی طرف سے قائد اعظم کا خیر مقدم!

کراچی ۱۳ فروری: قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے آج کراچی کی پارسی جماعت کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ پاکستان میں تمام شہریوں سے بلا تفریق دیانتدارانہ یکساں سلوک کیا جائے گا۔ پاکستان اپنے اس وعدے پر اب بھی قائم ہے۔ اور آئندہ بھی رہے گا۔ جو کچھ اس نے منہ سے کہا ہے۔ وہ اس کو پورا کرنے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان ایک ایسی قوم کی کوششوں کے نتیجہ میں عالم وجود میں آیا ہے۔ جو اس سے قبل برعظیم میں اقلیت کے طور پر آباد ہوتی تھی۔ چنانچہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ پاکستان کی دینی حدود میں اقلیتوں کا خیال نہ رکھا جائے۔ یا انہیں نظر انداز کر دیا جائے۔ کراچی کے حالیہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ ان فسادات کی وجہ سے کراچی کے نام کو بٹہ لگ گیا ہے۔ اور میں ایسے سخت الفاظ نہیں پاتا جن سے میں ان لوگوں کی مذمت کروں جو ان فسادات کے ذمہ دار ہیں۔ حکومت قانون شکنی اور شر انگیزی کے یکسر استیصال کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اور آئندہ کبھی اس گڑبڑ کا اعادہ نہ ہو سکے گا۔

حکومت اقلیتوں کے دل سے خوف اور شبہات کو دور کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے اگر اب بھی بعض لوگ سندھ کو چھوڑ رہے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ہمارے یہاں کے بسنے والے بعض لوگوں کے زیر اثر ہیں۔ اور ان کے بلانے پر یہاں سے جا رہے ہیں۔ ان کو یہاں سے جانے پر کوئی مجبور نہیں کر رہا۔ آپ نے ایسے ناعاقبت اندیشوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ جہاں وہ بڑی بڑی اُمیدیں لیکر جا رہے ہیں۔ وہاں بجز مایوسی کے ان کے لئے اور کچھ نہیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا۔ پارسیوں کی جماعت میں صرف ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ان مصائب و مشکلات سے محفوظ رہی ہے۔ جو بدقسمتی سے باقی دوسری قوموں اور جماعتوں کو اٹھانے پڑے ہیں اور نہ ہی مستقبل کے بارے میں انہیں کسی قسم کا خطرہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے پاکستان میں اعلیٰ تنظیمی قابلیت۔ محنت اور جانفشانی کی بدولت اپنے لئے ایک باعزت جگہ بنا لی ہے۔ پاکستان ان کی اعلیٰ قابلیتوں کے اظہار کے اہم مواقع مہیا کرے گا۔ اور خصوصاً تجارت اور صنعت میں ان کے لئے ترقی کا میدان بہت وسیع ہے۔ ان کو چاہیئے کہ آگے آئیں اور ایک مخلص وفادار شہری کی طرح پاکستان کو ایک عظیم الشان اور متمول ملک بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جمشید نوشیروان جی سابق میئر آف کراچی نے پارسی انجمن کی طرف سے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے یقین دلایا۔ کہ پارسی ہمیشہ حکومت پاکستان کے وفادار اور خیرخواہ رہیں گے۔ اور حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ (ا۔پ)

پاکستان مسلم کونسل کا اجلاس

لاہور ۱۳ فروری۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے پاکستان مسلم لیگ کے لیڈر کی حیثیت سے اطلاع دی ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ۲۱ فروری کو دس بجے صبح کراچی میں منعقد ہوگا۔ (ا۔پ)

گاندھی جی کے حادثہ قتل کا کفارہ

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اور کملا دیوی چٹوپادھیا نے ایک مشترکہ بیان میں انڈین یونین کی موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ گاندھی جی کے قتل کے کفارہ کے طور پر مستعفی ہو جائے۔ چنانچہ بیان میں کہا ہے۔ کہ مسلمہ جمہوری اصولوں کے عین مطابق موجودہ حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ اس حادثہ قتل کے کفارہ کے طور پر مستعفی ہونے کے بعد حکومت کی از سر نو ترتیب و تشکیل عمل میں لائے۔ اور نئی حکومت کی تشکیل میں وزیر اطلاعات و امور داخلہ کو ضرور بدل جانا چاہیئے۔ وزارت داخلہ کا چارج ایک ایسے وزیر کو سونپنا چاہیئے جس کے پاس بجز اس محکمے کے اور کسی محکمے کا چارج نہ ہو۔ اور جو فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والی جماعتوں کو کچلنے پر رضامند ہو۔ نئی حکومت میں فرقہ پرور لوگوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اور وزارت داخلہ کو تو بالخصوص تمام محکموں کو فرقہ پرور عنصر سے بالکل پاک کر دینا چاہیئے۔ مسٹر جے پرکاش نرائن نے مزید کہا۔ کہ ہم موجودہ نازک صورت حالات سے نپٹنے کے لئے تمام ذمہ داری اٹھانے کو تیار ہیں۔ حکومت میں بھی اور حکومت سے باہر بھی۔ (ا۔پ)

جائنٹ ریفیوجی کونسل کا انعقاد

لاہور ۱۳ فروری: آج لاہور میں جائنٹ ریفیوجی کونسل کا اجلاس زیر صدارت مسٹر لیاقت علی خان منعقد ہوا جس میں پناہ گزینوں کو سندھ میں بسانے اور انہیں خوراک بہم پہنچانے جائیداد کا تبادلہ اور فیکٹریوں کی تقسیم وغیرہ مسائل کو زیر بحث لایا گیا۔ (ا۔پ)

پرنٹر پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی پریس میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

امن کونسل کے اجلاس سے قبل....؟

لیک سکسیس ۱۳ فروری:- آج برطانوی وفد کے ترجمان سٹینڈرڈ وڈ ٹائمز، امن کونسل کا اجلاس پھر منعقد ہوگا۔ جس میں مسئلہ کشمیر پر مزید غور و خوض کیا جائے گا۔ ان مذاکرات کا انعقاد گاندھی جی کے اچانک حادثہ قتل کی وجہ سے معرض التوا میں پڑ گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس عرصہ میں ہندوستانی وفد اور پاکستانی وفد کے درمیان راؤنڈ ٹیبل کانفرنس منعقد نہیں ہوئی اور اس وقت حالات بدستور اسی طرح ہیں۔ کہ جس طرح گذشتہ کونسل کے اجلاس کے اختتام پر تھے۔ آج کے سوال کے جواب میں گویال سوامی آئنگر اپنی تقریر کا بقیہ حصہ پورا کریں گے۔ اور غالباً ان کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہے گی۔ امید ہے کہ کشمیر میں عوام کی حفاظت سے متعلق تجاویز پر مفصل روشنی ڈالیں گے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اس کے جواب میں کوئی مفصل بیان دینا پسند کریں یا نہیں۔ امید ہے کہ کونسل جلدی ہی کشمیر میں استصواب رائے عامہ کے ذریعے کے انتظام سے متعلق امور پر غور و خوض کرے گی۔ ہندوستانی وفد کی اب بھی یہ رائے ہے کہ استصواب رائے کے متعلق سوچ بچار کرنے سے پہلے لڑائی بند کرانا نہایت ضروری ہے۔ اور اس بارے میں ان کے اپنے خیال کے مطابق امن کونسل کو پہلا قدم یہی اٹھانا چاہیئے کہ پاکستان کو حملہ آوروں کی مدد کرنے سے روکے۔ (اے پی)

حقدار کو اس کا حق پہنچا دیا گیا

کراچی ۱۳ فروری:- حکومت پاکستان کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں ظاہر ہے کہ حکومت پاکستان نے ہندوستان کو جو ۲۳ طیارے اور دو بڑے ہوائی جہاز دیئے ہیں اس سلسلہ میں بہت کچھ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں سو اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ہوائی جہاز اگرچہ کراچی میں پڑے ہوئے تھے لیکن تقسیم کونسل کے فیصلے کے مطابق وہ ہندوستان کے حصہ میں آتے تھے۔ (اے پی)

حکومت ہند سے عوام کا مطالبہ

مدراس ۱۳ فروری: پیرو اڈ یو اونکشل سٹوڈنٹس کانگرس کے ذمہ دار لیڈروں نے حکومت ہند حکومت مدراس اور کوچین و ٹراونکور کی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امن کو بحال کرنے کی خاطر راشٹریہ سیوک سنگھ سبھا خلاف قانون جماعت قرار دیدیں (اے پی)

گاندھی جی کی وفات پر لکھنؤ ریڈیو کا پروگرام

لکھنؤ ۱۳ فروری: حکومت یو۔ پی کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گاندھی جی کی وفات کے بعد جو نئی ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ان کا احساس کرانے کے لئے لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن سے خاص پروگرام نشر کرنے کا انتظام کیا گیا ہے یہ پروگرام ۱۴ فروری سے ۱۱ فروری تک ساڑھے سات بجے شام کو روزانہ نشر ہوا کرے گا۔ صوبے کی تمام کانگرس کمیٹیوں کو بذریعہ تار ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ عام پبلک کو یہ خاص پروگرام سنانے کا بڑے پیمانے پر انتظام کیا جائے۔ (اے پ)

خطبہ جمعہ

ایک منزل ہمارے سامنے ہے اس کی طرف چلنا اور چلتے چلے جانا ہمارا فرض ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ

(مرتبہ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج نماز جمعہ و عصر کے بعد ہماری مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا اور کل سے ہمارا جلسہ سالانہ یا یوں کہو کہ جلسہ سالانہ کا ظلی اجلاس لاہور میں شروع ہوگا۔ یہ عجیب سی بات نظر آتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ یا جلسہ سالانہ قادیان سے باہر منعقد ہو۔ یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ گیہوں کے کھیت سمندر میں بوئے جائیں یا مچھلیاں ریت کے صحرا میں پھرتی ہوئی نظر آئیں۔ آج یہ بات ہر احمدی کی طبیعت پر گراں گذرتی ہے۔ اور ہر احمدی اسے سختی سے محسوس کرتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت محسوس کرنے کا نہیں ہمارے لئے یہ وقت بیٹھ کر رونے کا نہیں۔ بلکہ ایک منزل ہمارے سامنے ہے۔ اور اس کی طرف چلنا اور چلتے چلے جانا ہمارا فرض ہے۔ ایک مقصود ہمارے سامنے ہے۔ اس کے حصول کے لئے کوشش کرنا اور کوشش کرتے چلے جانا ہمارا فرض ہے۔ دنیا میں کچھ نسلیں لذت اٹھانے کے لئے آتی ہیں۔ اور کچھ نسلیں قربانیاں کرنے کے لئے آتی ہیں۔ مامورین اور انبیاء کی جماعتیں قربانیاں کرتی ہیں۔ اور بعد میں آنے والی نسلیں اُن

قربانیوں کے پھل

کھاتی ہیں۔ انبیاء کی جماعتیں بیج بوتی ہیں۔ اور بعد میں آنے والی نسلیں ان فصلوں کو کاٹتی ہیں۔ انبیاء کی جماعتیں پھلدار درخت لگاتی ہیں۔ اور بعد میں آنے والی نسلیں اُن کے سایوں میں بیٹھتی ہیں۔ انبیاء کی جماعتوں کو ساری لذت اس بات میں محسوس ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے آقا کے سپرد کئے ہوئے کام کو پورا کریں جس کا صلہ انہیں اگلے جہان میں ملے گا وہ اپنے ایمان کو بڑھاتے ہیں۔ اور اپنے اخلاص میں ترقی کرتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں۔ کہ انہیں ان کی محنتوں اور قربانیوں کا صلہ اس جہان میں نہیں ملے گا۔ پھر بھی وہ بہت تیزی کے ساتھ اپنا قدم آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور یہی چیز ان کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب بنا دیتی ہے۔ یوں تو ہر ایک کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کے وعدے

ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو اس جہان میں بدلے مل جاتے ہیں۔ اُن کی قربانیاں اُن پہلے لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتیں جو یہ جانتے ہوئے عزمت دین کرتے ہیں۔ کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا جب کہ اُن کو ان کی قربانیوں کا صلہ اس جہان میں ملنا شروع ہو جائے گا باوجود اس کے وہ بعد میں آنے والوں کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق ہی فرماتا ہے۔ کہ کچھ لوگ دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو مجھ پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں اور میرے انعام و اکرام پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ جانتے ہیں کہ قربانیاں کرتے ہیں کہ اس دنیا میں وہ اپنی ان قربانیوں کے ثمار نہیں کھا سکیں گے۔ بلکہ مرنے کے بعد اُخروی زندگی میں اپنا صلہ مجھ سے آکر لیں گے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کی نگاہوں میں ان کو فرشتوں سے بھی آگے بڑھا دیتی ہے۔ کیونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر اس پر ایمان لاتے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں

جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یومنون بالغیب کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ ان دیکھی ہوئی چیزوں کو مانتے ہیں۔ بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ان کا ایمان اتنا کامل ہوتا ہے کہ وہ اُن کیلئے نادیدہ چیز کو دیدہ بنا دیتا ہے خدا جو دوسرے لوگوں کے لئے ہزاروں پردوں میں چھپا ہوا ہوتا ہے وہ ان کے سامنے ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہی سارا

سکھ اور چین

محسوس کرتے ہیں اور وہی اُن کی اُمیدوں کا آماجگاہ ہوتا ہے اگر تم بھی وہی قربانیاں کرو جو پہلوں نے کیں۔ تو یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے بھی پہلوں والا ہی سلوک کرے گا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری نابینائی اور کور چشمی کو دور کرے اور ایسی بینائی دے اور اپنی ایسی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے کہ وہ محبت ہمارے محبوب کو ہمارے سامنے لا کر کھڑا کر دے۔ آمین۔

ڈچ اور انڈونیشین نمائندوں کی دوستانہ ملاقاتیں

بٹاویہ ۱۳ فروری:- ولندیزی لیفٹیننٹ گورنر ڈاکٹر ہیوبرٹس وان موک نے کل انڈونیشین ریپبلک کے وزیر اعظم اور نائب صدر ڈاکٹر محمد عطا سے پرائیویٹ ملاقات کی۔ اور باہمی تعلقات کو مزید خوشگوار بنانے کے سلسلے میں اس قسم کی دوستانہ ملاقاتوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس عرصہ میں جمعیت اقوام کی "گڈ آفیسز کمیٹی" کی امداد کرنے کے لئے سنگاپور سے نو افسران پر مشتمل ایک برطانوی مشن بھی یہاں آ پہنچا ہے۔ جمعیت اقوام کی مقرر کردہ کمیٹی ڈچ اور ریپبلکن حکومت کے درمیان مجوزہ عہد نامہ صلح پر عمل درآمد کرانے کے لئے ٹھہری ہوئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا امریکہ اور بلجیم بھی گڈ آفیسز کمیٹی کے کام کو آسان کرنے کے لئے اپنی طرف سے بھیجے ہوئے فوجی مشنریوں کی تعداد میں اضافہ کر دیں گے۔ انڈونیشیا کی جمہوری حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت ڈچ سے سیاسی معاہدے کے بارے میں گفت و شنید کرنے کے بارے میں عنقریب ایک وفد روانہ کیا جائیگا۔ جس کی قیادت جمہوری حکومت کے سابق وزیر اعظم کریں گے۔

ہندوستان اور نظام کے درمیان تجارتی گفت و شنید

حیدرآباد دکن ۱۳ فروری:- معلوم ہوا ہے کہ حکومت نظام آج کل حکومت ہند سے کیمیکلز اور اناج وغیرہ حاصل کرنے کے بارے میں گفت و شنید کر رہی ہے۔ نیز اس نے حکومت ہند کو مطلع کیا ہے۔ کہ حیدرآباد کے باشندوں کو بمبئی یا اور دوسرے شہروں سے موٹر وغیرہ خریدنے کی اجازت نہیں دی جائیگی حکومت نظام کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ حکومت ہندوستان یہ تمام چیزیں اس کو نئے سرے سے مہیا کرے جو وہ بیرونی ممالک سے خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور یہ کہ حیدرآباد کو اس کوٹے میں سے براہ راست مال حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔ (اے پ)

امریکہ کے فوجی مشن سے خطرہ!

واشنگٹن ۱۳ فروری:- آج امریکہ کی طرف سے روسی حکومت کے اس الزام کی تردید کی گئی ہے۔ کہ امریکہ کا فوجی مشن جو آج کل ایران گیا ہوا ہے۔ روس اور ایران کی موجودہ سرحد درمیانی پر ناجائز تصرف کرنے کے سلسلہ میں حکومت ایران کو ورغلا رہا ہے۔ حال ہی میں روس کی حکومت نے حکومت ایران کے نام ایک احتجاجی نوٹ ارسال کیا تھا۔ جس میں امریکہ کے فوجی مشن کے دورے پر سخت مذمت کا اظہار کیا گیا تھا۔ (رائٹر)

مشرقی پنجاب کے ممبران کی اسمبلی میں شمولیت

لاہور ۱۳ فروری:- ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کو معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے ممبران اسمبلی کی مغربی پنجاب کی مغربی پنجاب اسمبلی میں شمولیت کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے وہ ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں مغربی پنجاب سے چلنے والے غیر مسلم ممبران کو حکومت ہند نے بھی مشرقی پنجاب اسمبلی میں شمولیت کی اجازت دیدی ہے۔

فاقہ کشی نے لوٹ مار پر مجبور کر دیا

ملتان ۱۳ فروری:- ملتان میں خوراک کی حالت نہایت نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ بالخصوص اس علاقے میں جہاں راشن نہیں ہے۔ عوام کو سخت تکلیف ہے۔ اور دیہاتی غالباً اس کا زیادہ شکار ہیں۔ چنانچہ اس وجہ سے مختلف مقامات پر فاقہ کشوں نے انتہائی مصیبت کی حالت میں بڑے بڑے زمینداروں کے غلوں کو لوٹ لیا ہے۔ (اے پ)

80

خطبہ جمعہ

نماز خدا تعالیٰ سے باتیں کرنے کا ذریعہ ہے

جب مومن کو اس کا محبوب مل جاتا ہے تو ساری دنیا اس کے تابع ہو جاتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۴۸ء بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ محمد فیض احمد صاحب گجراتی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پہلے تو میں نظارت تعلیم و تربیت کو اور ساتھ ہی صدر انجمن احمدیہ کو بھی ایک ایسے امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کی طرف ان کا ذہن جانا چاہیئے تھا مگر گیا نہیں۔ ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ وہ ہر کام کے متعلق اس کام کا وقت گزر جانے کے بعد سوچا کرتے ہیں۔ مسلمان ہمیشہ اس بات پر ہنسا کرتے ہیں کہ سکھ پہلے کام کرتا ہے۔ اور بعد میں سوچتا ہے۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ

مسلمان

بالکل سوچتا ہی نہیں۔ پہلے تو وہ بالکل غافل ہو کر سویا رہتا ہے۔ اور جب مصیبت اس کے سر پر آ کھڑی ہوتی ہے۔ تب وہ سوچنا شروع کرتا ہے۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ حالانکہ سوچنے کا اصل وقت ہاتھی کی لپیٹ میں آ چکا ہوتا ہے۔ اب دیکھ لو ہر شخص جانتا تھا۔ کہ مشرقی پنجاب اور دوسرے علاقوں سے مہاجرین آئیں گے۔ اور سردی کے ایام میں آئینگے اور ساتھ ہی یہ بھی اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ کہ ان مہاجرین کو فوراً ہی ٹھکانوں پر نہیں پہنچایا جا سکے گا اور ان کے لئے کمبلوں اور لحافوں کی فوری طور پر ضرورت ہوگی۔ لیکن مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ افسران متعلقہ کو

کمبلوں اور لحافوں کا خیال

دسمبر کے بعد پیدا ہؤا۔ اور یہ وقت خیال پیدا ہونے کا نہ تھا۔ بلکہ مہاجرین کے کمبل اور لحاف مہیا کرنے کا تھا۔ اسی طرح مجھے نظر آ رہا ہے کہ اب نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اور دو یا اڑھائی ماہ کے بعد گرمی کے آثار شروع ہو جائیں گے۔ اور جمعہ کی نماز کے وقت لوگ دھوپ میں نہیں بیٹھ سکیں گے اور چونکہ ہر چیز کی تیاری کے لئے

ایک خاص وقت

ہوتا ہے۔ اس لئے صدر انجمن احمدیہ اور تعلیم و تربیت کے افسران کا یہ فرض تھا۔ کہ ابھی سے اس کام کے متعلق سوچتے۔ کہ مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی سائبانوں کا کوئی انتظام ہونا چاہیئے مگر ابھی تک انہوں نے اس امر کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ پس آج میں ان کو توجہ دلاتا ہوں کہ ضرورت کے ایام سے پیشتر ہی

سائبانوں کا انتظام

کر لیں۔ میرے خیال میں سائبان نئے بنوا لینے چاہئیں وہ اچھے بھی ہوں گے۔ اور سستے بھی رہیں گے لیکن چونکہ سائبان نئے تیار کرانے میں دو یا تین ماہ لگ جائیں گے۔ اس لئے ابھی سے نئے سائبانوں کے لئے آرڈر دے دینا چاہیئے۔ یہ ایک نہایت ضروری کام تھا۔ جس کی طرف اگر آج میں توجہ نہ دلاتا۔ تو بظاہر یہی آثار نظر آ رہے تھے۔ کہ اپریل یا مئی کے مہینہ میں ناظر ایک دوسرے کا مونہہ دیکھ کر سنجیدگی کے ساتھ کہتے۔ کہ اب سائبانوں کے لئے کوئی انتظام کرنا چاہیئے اور شاید اگست یا ستمبر تک جا کر سائبان تیار ہوتے مگر میں نے آج انہیں متنبہ کر دیا ہے۔ کہ سائبان تیار ہونے میں دو یا تین مہینے لگیں گے۔ اور اتنے عرصہ تک گرمی بھی آ جائے گی۔ اس لئے آج ہی اتنے سائبانوں کے لئے آرڈر دے دیا جائے۔ جتنے سائبانوں سے عورتوں پر بھی سایہ ہو سکے۔ اور مردوں پر بھی ہو سکے اس خیال میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ ہم کرایہ پر سائبان لے لیں گے۔ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے۔ جو

ہمیشہ کام آنے والی

ہے اور جو چیز ہمیشہ کام آنے والی ہو اس کے لئے کرایہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جمعہ بھی ہمیشہ آتا رہے گا۔ اور گرمیاں بھی ہر سال آتی رہیں گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا منشاء ہمیں دیر کے بعد قادیان واپس جانے کا ہے۔ تو ہم جہاں رہیں گے سائبان ہمارے کام آئیں گے۔ اگر ہم نے یہیں رہنا ہے۔ تو یہاں بھی ہر سال گرمی آتی رہے گی۔ اور اگر ہم نے کسی اور جگہ رہنا ہے۔ تو وہاں بھی گرمی آتی رہے گی۔ اور اگر ہم

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے

جلدی قادیان واپس چلے گئے۔ تو بھی سائبان ہمارے کام آئیں گے۔ پس ابھی سے سائبان تیار کرانے کا انتظام شروع ہو جانا چاہیئے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ ہر ضرورت کے لئے اس کے پیش آنے سے پیشتر سوچ لینا ہی فائدہ دیا کرتا ہے۔ یوں تو ہر شخص گرمی کے ایام میں گرمی محسوس کرتا ہے۔ اور سردی کے ایام میں سردی محسوس کرتا ہے۔ مگر عقلمند وہ ہوتا ہے۔ جو سردی کی ضروریات کے لئے گرمی کے ایام میں ہی تیاری شروع کر دے اور گرمی کے ایام کی ضروریات کے لئے سردی کے ایام میں ہی تیاری شروع کر دے۔

یہ جمعہ چونکہ خطبہ کے لئے آج پڑھ رہا ہوں۔ یہ

۱۹۴۸ء کا پہلا جمعہ

ہے۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۴ء میں مجھے ایک رویا میں بتایا تھا۔ یہ سال اپنے اندر بعض اہم واقعات کی امید رکھتا ہے۔ اس رویا میں جو وقت بتایا گیا تھا۔ اس کا آخری زمانہ مارچ ۱۹۴۹ء ہے۔ مارچ ۱۹۴۴ء میں میں نے ایک رویا دیکھا۔ جبکہ بعض لوگ میرے متعلق ایسی خبریں شائع کر رہے تھے۔ اور کچھ احمدی دوست بھی نہ معلوم کن اثرات کے ماتحت یہ خواب دیکھ رہے تھے۔ کہ میری زندگی کے دن ختم ہو رہے ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ تو مجھے

ایک نظارہ

دکھایا گیا کہ ایک سمندر ہے اور اس میں کچھ بنائے (Buoys) ہیں۔ بوائے انگریزی کا لفظ ہے۔ اور چونکہ یہ صنعتی شے ہے۔ اس لئے اردو زبان میں اس کا کوئی ترجمہ نہیں۔ یہ بوائے ڈھول سے ہوتے ہیں۔ جنہیں آہنی زنجیروں سے سمندر میں چٹانوں کے ساتھ باندھا ہوتا ہے۔ اور وہ سمندر میں تیرتے پھرتے ہیں۔ اور جو جہاز وہاں سے گزرتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر جہاز ران یہ معلوم کر لیتے ہیں۔ کہ اس بوائے سے چٹان قریب ہے۔ اور اس سے بچ کر جانا چاہیئے۔ اور اگر سمندر کے اندر چٹانوں کا نشان بتانے کے لئے بوائے نہ لگے ہوئے ہوں۔ اور جہاز آ جائے۔ تو جہاز کے چٹان سے ٹکرا کر ڈوب جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بعض جہاز ایسے ہوتے ہیں۔ جو پچیس پچاس ساٹھ فٹ پانی کے اندر ہوتے ہیں۔ بوجہ اپنے سائز کے یا بوجہ بوجھ کے یا بعض بوجہ اپنی ساخت کے۔ اور اگر چٹان پانی کی سطح سے پندرہ یا بیس فٹ نیچے ہو۔ تو ایسے جہاز چٹان کا نشان نہ ہونے کی وجہ سے چٹان سے ٹکرا کر ڈوب جاتے ہیں۔ پس جہاز کو ہوشیار کرنے کے لئے اور اسے اطلاع دینے کے لئے کہ اس جگہ چٹان ہے متمدن حکومتیں اپنے اپنے سمندری علاقوں میں لوہے کے بنے ہوئے بوائے زنجیروں کے ذریعہ چٹانوں کے ساتھ باندھ دیتی ہیں۔ ان کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ اور وہ ہر وقت پانی کی سطح پر تیرتے رہتے ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر جہاز ران یہ سمجھ جاتے ہیں۔ کہ یہاں خطرہ ہے اور وہ اس جگہ سے جہاز کو بچا کر لے جاتے ہیں) تو میں نے دیکھا کہ سمندر میں اسی قسم کے بوائے لگے ہوئے ہیں اور ان کی زنجیریں بہت لمبی ہیں اور دور تک چلی جاتی ہیں۔ خواب میں میں خیال کرتا ہوں کہ اس جگہ کا تعلق میری ذات سے ہے اور تمثیلی رنگ میں وہ بوائے میں ہی ہوں اور مجھے بتایا گیا کہ یہ نظارہ پانچ سال کے عرصہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تب میں نے سمجھا کہ آئندہ پانچ سال کے اندر کوئی اہم واقعہ اسلام کے متعلق پیش آنے والا ہے اور گویا مسلمانوں کو اس آفت سے بچانے کے لئے میں بطور بوائے ہوں۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی بتایا کہ جب تک وہ واقعہ پیش نہ آئے مجھے زندہ رکھا جائے گا۔ اس رویا کے پورا ہونے کا ایک پہلو تو یہ بھی نظر آتا ہے کہ

ہمارا ملک

اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آزاد ہو چکا ہے اور ایسے حالات میں آزاد ہوا ہے۔ جن کی موجودگی میں آزادی مل جانا خلاف توقع تھا۔ اور کسی کو یہ وہم بھی نہیں گزر سکتا تھا کہ اتنی جلدی ہمارا ملک آزاد ہو جائے گا۔ پھر آزادی ملنے کے ساتھ ہی ایسے واقعات بھی رونما ہوئے جو آج سے تھوڑا عرصہ پہلے کسی کے خیال میں بھی نہ تھے مسلمانوں پر ایک بہت بڑی تباہی آئی۔ اور بہت بڑی آفت ہمیں سامنا کرنا پڑا۔ گو یہ تباہی ہندوؤں پر بھی آئی۔ مگر اس زمانہ میں جب مجھے یہ رؤیا دکھایا گیا تھا۔ کسی شخص کے وہم و گمان میں بھی نہ آ سکتا تھا کہ ہمارے ملک میں اتنا بڑا اور

عدیم المثال تغیر

آئے گا۔ اور ہمارا ملک چند سالوں کے اندر اندر آزادی حاصل کرے گا اور وہ آزادی ایسی ہوگی جو اپنے ساتھ بہت سی تاریکیاں اور ظلمتیں بھی رکھتی ہوگی۔ اس رؤیا کے ساتھ ایک اور رؤیا بھی تھی جس کے متعلق مجھے تو کچھ یاد نہ تھا۔ لیکن آج کے اخبار الفضل میں مجھے ایک شخص کا مضمون پڑھ کر وہ رؤیا یاد آ گئی۔ اس رؤیا میں ایک مضمون بار بار مجھ پر نازل ہوا وہ پورا مضمون تو مجھے یاد نہیں مگر اتنا یاد ہے کہ اس میں بار بار

بیالیس ۴۲ اور اڑتالیس ۴۸

کا لفظ آتا تھا۔ بیالیس ۴۲ کی تعبیر تو میری سمجھ میں نہیں آئی۔ شاید بیالیس ۴۲ سے مراد ۱۹۴۲ء ہی ہو جیسا کہ میں نے رؤیا کی تعبیر کرتے وقت خطبہ میں بھی بیان کیا تھا۔ کیونکہ ۱۹۴۲ء میں جمعوں کے متواتر ایسے اجتماع ہوئے تھے جو اسلام کی ترقی کی طرف توجہ دلانے والے تھے۔ خطبہ کے بعد ایک دوست نے خط لکھا کہ شاید ۴۲ سے مراد اوپر کی زمین کی طرف توجہ دلانا مقصود ہو اور بتایا گیا ہو کہ ۴۲ میں پانچ سال جمع کئے جائیں تو یہ واقع ظاہر ہوگا۔ یعنی ۴۷ء میں اور ۴۸ء میں اللہ تعالیٰ اس تباہی سے بچنے کے سامان پیدا کرے گا۔ بہرحال اڑتالیس کا لفظ پنجسالہ زمانہ کی طرف توجہ دلاتا ہے جو رؤیا میں نے مارچ ۱۹۴۴ء میں دیکھی تھی اور یہ پنج سالہ زمانہ مارچ ۱۹۴۹ء میں ختم ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے

رؤیا کی تعبیر

میں اگر پورا سال ہو تو اس کی کسر بھی ساتھ ہی شامل ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ پانچ سال کی کسر بھی یعنی چھ ماہ اور ملا کر یہ پنجسالہ زمانہ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک ہو بہرحال زیادہ سے زیادہ مدت ۱۹۴۹ء کے آخر تک ہے اور اگر پورے پانچ سال ہوں تو یہ زمانہ مارچ ۱۹۴۹ء میں ختم ہوتا ہے۔ گویا ۲۵ر مارچ ۱۹۴۸ء کے بعد پانچواں سال شروع ہو جائے گا۔ پس یہ سال اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اس سال میں جو تغیرات رونما ہوں وہ ہمارے لئے۔ اسلام کے لئے اور مذہب

حقیقی روح کے لئے

بابرکت

ثابت ہوں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ ہر نیا سال شروع ہونے پر لوگ نئے ارادے۔ نئی امنگیں اور نئی امیدیں لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے ارادے۔ امنگیں اور امیدیں اس سال کے پہلے مہینے میں ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں یاد تک نہیں رہتا کہ ان کی امنگیں اور امیدیں کیا تھیں۔ ایسے لوگ گھاس کی ان پتیوں کی طرح ہوتے ہیں جنہیں ہوا کے جھونکے کبھی دائیں سے بائیں اور کبھی بائیں سے دائیں اڑاتے پھرتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں میں سے جو نیا سال چڑھنے پر نیا نیا جوش اور نئے نئے ولولے اپنے دلوں میں لے کر کھڑے ہوتے ہیں اکثر ایسے ہوتے ہیں جو باوجود ارادوں کے باوجود امنگوں کے اور باوجود امیدوں کے

عملی اقدام

سے دور رہتے ہیں اور دنیا کے تغیرات میں حصہ نہیں لیتے ان کے۔ وجود ایسے درختوں اور ایسے چھوٹے چھوٹے پودوں کی مانند ہوتے ہیں جو پہاڑوں پر اگتے ہیں اور بڑھتے ہیں۔ مگر تند ہوائیں انہیں اکھاڑ کر پھینک دیتی ہیں اور پھر وہ یا تو آندھیوں میں اڑتے پھرتے ہیں یا پانی انہیں اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔ گویا ایسے لوگوں کی زندگی اور موت بے حقیقت ثابت ہوتی ہے۔ مگر ان تھک جانے والوں اور تھوڑا سا چل کر ہمت ہار بیٹھنے والوں کے علاوہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے ارادوں کو پورا کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔ اور تھک کر ہار جانے یا ہمت ہار بیٹھنے کے نام سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو

اولوالعزمی کے ساتھ

کامیابی کے مقام تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بانی دنیا کے لئے ستون ثابت ہوتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کی کامرانیوں سے دوسری دنیا سکھ پاتی ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی یہ سال نئی امنگوں اور نئی امیدوں کا ہو سکتا ہے اور ہوا ہے یعنی ہمارا ملک آزاد ہو گیا ہے۔ مگر جس طرح دوسرے لوگوں کی امنگیں ہونگی۔ ہماری اس طرح نہیں۔ کیونکہ ہمارے لئے

صرف ایک ہی امید ہے

کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مقصد کو پورا کرے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اس لئے جب تک ہمارا یہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک ہر نیا سال ہمارے لئے دکھ پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ لیکن اگر ہم ہر سال اس کام کی کچھ [illegible] کر لیں تو ہر نیا سال ہمارے لئے رحمت [illegible] برکت لانے کا موجب ہوگا۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم آنے والے سال کے لئے اپنے آپ کو بابرکت بنائیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ارادہ کو پورا کرنے کے لئے کوئی کام کرنا پڑتا ہے اور ہر کام کے کرنے کے لئے کوئی تدبیر کرنی پڑتی ہے ہمارے اس ارادے اور

کام کی تکمیل

کے لئے بھی کچھ رستے ہیں۔ اور کچھ تدبیریں ہیں جب تک ہم ان رستوں پر گامزن نہیں ہو جاتے اور جب تک ہم ان تدابیر پر غور نہیں کرتے ہمیں کامیابی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ ہمارے اس کام سے تعلق رکھنے والی سب سے اہم چیز

تعلق باللہ ہے

اس لئے جب تک ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں کرتے اور جب تک ہم اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے قابل نہیں بن جاتے اس وقت تک یہ عظیم الشان کام سرانجام دینا ہماری طاقت سے بالا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور اس تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے اندر اکثر لوگ ایسے ہیں۔ جن کو تعلق باللہ مضبوط کرنے کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ وہ فکری احمدی تو ہیں۔ قلبی احمدی نہیں۔ ان کے دماغ تو بیشک تسلی پا گئے ہیں۔ مگر ان کے دلوں کے اندر خدا تعالیٰ کے لئے عشق پیدا نہیں ہوا۔ حالانکہ بغیر عشق کے اور بغیر جذبات کی فراوانی کے کوئی چیز حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اندر عشق پیدا کریں اور اپنے عشق کے جذبات کو اتنا ابھاریں کہ

خدا تعالیٰ کی محبت

ان کی طرف کھینچتی چلی آئے۔ میری عمر اس وقت چھوٹی تھی جب کہ میں نے ایک رؤیا دیکھی (یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کی بات ہے۔ جب آپ فوت ہوئے اس وقت میری عمر ۱۹ سال تھی اور یہ رؤیا جس کا میں ذکر کرنے لگا ہوں۔ غالباً آپ کی وفات سے ۲ سال قبل کی ہے۔ گویا میری عمر اس رؤیا کے دیکھنے کے وقت سترہ سال کی ہوگی) میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں امرتسر میں ہوں امرتسر میں ایک مجسمہ کوئین وکٹوریہ Queen Victoria کا لگا ہے اس کے گرد سنگ مرمر کا چبوترہ بنا ہوا ہے کٹہرہ بھی سنگ مرمر کا ہے اور سیڑھیاں بھی سنگ مرمر کی ہیں میں نہیں جانتا کہ گذشتہ فسادات اور لوٹ مار کے زمانہ میں اس سنگ مرمر کے مجسمہ کا کیا بنا مگر جب ہم ان دنوں میں امرتسر جایا کرتے تھے تو اس مجسمہ کو دیکھا کرتے تھے) میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ویسا ہی سنگ مرمر کا ایک چبوترہ ہے اسی طرح سنگ مرمر کا کٹہرا ہے اور اسی طرح سنگ مرمر کی سیڑھیاں اوپر کو چڑھتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ سیڑھیوں پر ایک بچہ ہے جو دو یا تین سال کی عمر کا معلوم ہوتا ہے وہ بچہ گھٹنوں کے بل جھکا ہوا ہے اور وہ ان سیڑھیوں کی بالائی سیڑھی پر ہے۔ وہ چبوترے کے آگے اس طرح سر جھکا کر کھڑا ہے۔ جیسے کسی سے کوئی چیز طلب کر رہا ہے یا جیسے کوئی بچہ اپنی ماں کی گود میں آ کر یہ خواہش کرتا ہے کہ ماں اس سے پیار کرے وہ بچہ نہایت خوبصورت ہے اور خوبصورت لباس میں ملبوس ہے۔ جب میں نے اس بچے کو دیکھا تو خواب میں ہی میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسیح ہے اس وقت میری نظر اوپر آسمان کی طرف اٹھی اور میں نے دیکھا کہ آسمان پھٹا ہے اور اس پھٹی ہوئی جگہ میں سے ایک نوجوان عورت جس کی عمر بیس یا بائیس سال کی معلوم ہوتی ہے اور اس کا خوبصورت رنگ آنکھوں کو خیرہ کئے دیتا ہے نیچے اترنا شروع ہوئی اس عورت کے پر بھی ہیں۔ جیسے عام طور پر قصے کہانیوں میں پریوں کے بیان کئے جاتے ہیں وہ عورت جوں جوں نیچے کو اترتی ہے اپنے پروں کو ہلاتی ہے۔ گویا وہ اس بچے کو اپنے پروں میں لے لینا چاہتی ہے۔ اس وقت میں نے سمجھا کہ یہ عورت مریم ہے اور معاً میری زبان پر جاری ہوا کہ Love creates love محبت محبت پیدا کرتی ہے۔ پس اس رؤیا کے ذریعہ مجھے بتایا گیا کہ ہر انسان اپنے اندر

سچی صفت

رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہر رنگ میں محبت کرتا ہے۔ جب کسی انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت موجزن ہوتی ہے۔ اور جب انسان اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی سوزش اور جلن محسوس کرتا ہے تو یہ سوزش اور جلن بغیر جواب کے نہیں رہتی۔ بلکہ آسمان پر خدا تعالیٰ کے دل میں بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جیسے ایک محبت کرنے والی ماں اپنے بچے کی آواز پر دوڑتی اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی محبت کا جواب محبت میں دینے کے لئے دوڑتا ہے اور آ کر اسے پیار کرتا ہے۔ پس اگر ان محبت کے تعلقات میں کوئی کوتاہی ہوتی ہے۔ تو بندے کی طرف سے ہوتی ہے اور اگر کوئی غفلت یا سستی ہوتی ہے تو وہ بھی بندے کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ ایک محبت کرنے والی ماں سے بھی بڑھ کر چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے پیار کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں سے

محبت کا سلوک

کرے وہ تو چاہتا ہے کہ اپنے بندے کو اپنی محبت بھری گود میں اٹھا کر اسے تسلی دے۔ لیکن انسان! وہ انسان جو مصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔ وہ انسان جو آلام کے بوجھ تلے دبا جاتا ہے۔ وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے اور اسے ان مصائب و آلام

سے نجات بخشے اور وہ انسان جو ہر وقت محتاج ہوتا ہے اس بات کا کہ کوئی اس کا سہارا بنے اور اسے تسلی دے۔ وہ محتاج اور کمزور انسان مستغنی بنا رہتا ہے مگر وہ

مستغنی خدا

عرش پر بیتاب رہتا ہے اس بات کے لئے کہ اس کا بندہ اسکی طرف آئے۔ پس اپنے قلوب کے اندر نمایاں تغیر پیدا کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کر کے اس سے مدد مانگو اور دکھ درد رنج و غم اور مصائب و آلام کے وقت اسے پکارو۔ کیونکہ ہمارا حق ہے کہ اس کی مدد چاہیں۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ ہمارا محتاج نہیں ہے بلکہ ہم اس کے محتاج ہیں۔ اگر مسلمانوں کے اندر وہی جذبات ہوتے۔ اور اگر ان کے اندر وہی پیار۔ محبت اور اتحاد ہوتا جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں تھا۔ تو جو کچھ گذشتہ ایام میں ہوا اور آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا۔ وہ کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ہماری کوتاہیوں۔ ہماری غفلتوں اور ہماری سستیوں نے یہ بد انجام دکھایا۔ اور اب ہماری اصلاح ہی ہمیں اس بد انجام سے محفوظ کر سکتی ہے اور

ہماری اصلاح

نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہم خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنے اندر جذب نہیں کر لیتے۔ اب میں وہ طریق بیان کرتا ہوں۔ جن سے خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کیا جا سکتا ہے اس کا

سب سے پہلا طریق

تو نماز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے والا خدا تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے اور نماز ایک ایسی چیز ہے۔ جیسے کوئی ایک دوسرے سے باتیں کرتا ہے۔ اور نماز کی کیفیت بھی بتاتی ہے کہ وہ کسی عظیم الشان ہستی کے ساتھ باتیں کرنے کے مترادف ہے کیونکہ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سب سے پہلے ہم کہتے ہیں اللہ اکبر ایک ہندوستانی پر شاید یہ امر واضح نہ ہو سکے مگر عربی جاننے والے جانتے ہیں کہ اللہ اکبر کسی عظیم الشان نظارہ کے دیکھنے کے وقت کہا جاتا ہے۔ یعنی جب کبھی عرب کے لوگ کوئی پر رعب اور پر ہیبت نظارہ دیکھتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں

اللہ اکبر

یا یوں سمجھ لو کہ جب ہم کوئی اس قسم کا نظارہ دیکھتے ہیں تو بے اختیار اُف کا لفظ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے اور ہم کہہ اٹھتے ہیں اُف کیا شاندار نظارہ ہے۔ اسی طرح عرب کے لوگ کوئی عجیب و غریب نظارہ دیکھتے ہیں۔ تو وہ بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں اللہ اکبر پس جب ایک نمازی نماز کے لئے کھڑا ہوتے وقت اللہ اکبر کہتا ہے۔ تو اس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ ہوتا ہے کہ میں جو نظارہ دیکھنے لگا ہوں۔ یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے لگا ہوں۔ اس نظارہ کی مجھے امید بھی نہ ہو سکتی تھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ تو وراء الوریٰ ہستی ہے۔ خدا تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

یعنی انسان کی آنکھیں خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر جب وہ اپنے آپ کو انسان پر منکشف کر دیتا ہے تو انسان اسے دیکھ سکتا ہے پس جب ہم نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہتے ہیں تو گویا ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اُف ہم یہ کیا چیز دیکھ رہے ہیں جس کے دیکھنے کی ہمیں امید ہی نہ تھی۔ اور ہمارے اندر اس کے دیکھنے کی طاقت ہی نہ تھی۔ پھر جب ہم اللہ اکبر کہہ چکتے ہیں تو گویا ہم غائب ہو جاتے ہیں اس دنیا سے۔ غائب ہو جاتے ہیں دوستوں رشتہ داروں سے اور غائب ہو جاتے ہیں خویش و اقربا سے حتیٰ کہ ہم کسی دوست یا رشتہ دار کے سلام کا جواب بھی نہیں دیتے اور کسی چھوٹے یا بڑے کی گفتگو کے جواب میں گفتگو بھی نہیں کرتے۔ اور ہم گویا

تمثیلی طور پر

اس دنیا سے غائب ہو جاتے ہیں اور جب ہم نماز کو ختم کرتے ہیں تو جیسے باہر سے آنے والا کوئی شخص کہتا ہے۔ السلام علیکم اسی طرح ہم بھی دائیں کو منہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں السلام علیکم اور بائیں کو منہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں السلام علیکم گویا ہم کہیں باہر گئے ہوئے تھے اور اب واپس آئے ہیں۔ پس اللہ اکبر سے شروع ہونے والے نظارہ کے وقت ایک مسلمان یہ اعتراف کرتا ہے۔ کہ میں اب دنیا سے غائب ہو گیا ہوں۔ اور اب میں ایک نظارہ دیکھ رہا ہوں جو میں دنیا میں رہ کر نہ دیکھ سکتا تھا اور میں اس نظارہ کی وجہ سے محو اور مرشار ہو گیا ہوں اور یہ محویت اس قدر ہے کہ میں کسی اور سے بات کرنا بھی نہیں چاہتا۔ پھر جب وہ سلسلہ ختم ہوتا ہے تو مسلمان اپنے آپ کو واپس اس دنیا میں پا کر کہتا ہے

السلام علیکم

یعنی وہ کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے دربار میں گیا ہوا تھا اور اب اپنا کام کر کے واپس آ رہا ہوں پس نماز خدا تعالیٰ سے باتیں کرنے کا ذریعہ ہے اور اسلام میں سب ارکان سے مقدم اور اہم ہے اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہمارے لئے سب سے مقدم چیز یہ ہے کہ ہم نمازوں کے پابند ہوں۔ کیونکہ تعلق باللہ کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز کی پابندی کئی رنگ کی ہوتی ہے۔ سب سے پہلا درجہ جس سے اتر کر اور حقیر اور کوئی رنگ نہیں یہ ہے کہ انسان باالتزام پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے۔ جو مسلمان پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتا ہے اور کبھی ناغہ نہیں کرتا وہ ایمان کا سب سے چھوٹا درجہ حاصل کرتا ہے

دوسرا درجہ

نماز کا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی جائیں جب کوئی مسلمان پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتا ہے تو وہ ایمان کی دوسری سیڑھی پر قدم رکھ لیتا ہے۔ پھر

تیسرا درجہ

یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔ باجماعت نماز کی ادائیگی سے انسان ایمان کی تیسری سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے پھر

چوتھا درجہ

یہ ہے کہ انسان نماز کے مطالب کو سمجھ کر نماز ادا کرے جو شخص ترجمہ نہیں جانتا وہ ترجمہ سیکھ کر نماز پڑھے اور جو شخص ترجمہ جانتا ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر نماز کو ادا کرے یہاں تک کہ وہ سمجھ لے کہ میں نے نماز کو کما حقہٗ ادا کیا ہے پھر

پانچواں درجہ

نماز کا یہ ہے کہ انسان نماز میں پوری محویت حاصل کرے اور جس طرح غوطہ زن سمندر میں غوطہ لگاتے ہیں اسی طرح وہ بھی نماز کے اندر غوطہ مارے یہاں تک کہ وہ دو میں سے ایک مقام حاصل کر لے یا تو یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہو اور یا یہ کہ وہ اس یقین کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ اس مؤخر الذکر حالت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی اندھا بچہ اپنی ماں کی گود میں بیٹھا ہو۔ اپنی ماں کی گود میں بیٹھے ہوئے اس بیٹے کو بھی تسلی ہوتی ہے جو بینا ہو اور اپنی ماں کو دیکھ رہا ہو مگر ماں کی گود میں بیٹھے ہوئے اس بیٹے کو بھی تسلی ہوتی ہے جو نابینا ہو اس خیال سے کہ اسکی ماں اسے دیکھ رہی ہے گو وہ نابینا ہوتا ہے اور اپنی ماں کو نہیں دیکھ سکتا مگر اس کا دل مطمئن اور تسلی یافتہ ہوتا ہے صرف اسلئے کہ اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کی ماں اسے دیکھ رہی ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت بندے کو ایک مقام ضرور حاصل ہونا چاہیئے یا تو یہ کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہو یا یہ کہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہو کہ خدا تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے۔ یہ ایمان کا پانچواں مقام ہے اور اس مقام پر بندے کے فرائض پورے ہو جاتے ہیں۔ مگر جس بام رفعت پر اسے پہنچنا چاہیئے۔ اس پر نہیں پہنچ سکتا اس کے بعد

چھٹا درجہ

ایمان کا یہ ہے کہ نوافل پڑھے جائیں یہ نوافل پڑھنے والا گویا خدا تعالیٰ کے حضور یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں نے فرائض کو تو ادا کر دیا ہے مگر ان فرائض سے میری تسلی نہیں ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا میں چاہتا ہوں کہ میں ان فرائض کے اوقات کے علاوہ بھی تیرے دربار میں حاضر ہوا کروں۔ جیسے کئی لوگ جب کسی اعلیٰ افسر یا بزرگ کی ملاقات کو جاتے ہیں تو وہ مقرر وقت گزر جانے پر کہتے ہیں دو منٹ اور دیکھنے اور وہ ان مزید دو منٹوں میں لذت محسوس کرتے ہیں اور وہ ان دو منٹوں کو چٹی نہیں سمجھتے بلکہ ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک مومن جب فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل پڑھتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ سے کہتا ہے کہ اب میں اپنی طرف سے کچھ مزید وقت حاضر ہو جاتا ہوں

ساتواں درجہ

ایمان کا یہ ہے کہ انسان نہ صرف پانچوں نمازیں اور نوافل ادا کرے بلکہ رات کو بھی تہجد کی نماز پڑھے یہ وہ سات درجات ہیں جن سے نماز مکمل ہوتی ہے اور ان درجات کو حاصل کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ رات کے وقت عرش سے اترتا ہے اور اس کے فرشتے پکارتے ہیں اے بندو۔ خدا تعالیٰ تمہیں ملنے کے لئے آیا ہے اٹھو اور اس سے مل لو۔ پس ان سات درجوں کو پورا کرنا ہم میں سے ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ ہماری جماعت چونکہ ایک عابدوں کی جماعت ہے اسلئے ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ نماز کا پابند ہو۔ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کیا کرے پھر ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ نماز باجماعت ادا کیا کرے ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ نماز کو سوچ سمجھ کر اور ترجمہ سیکھ کر ادا کرے ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ علاوہ فرض نمازوں کے رات اور دن کے نوافل بھی پڑھا کرے اور ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ نماز کے اندر محویت پیدا کرے اور اتنی محویت پیدا کرے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق یا تو وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہو یا وہ اپنے دل میں یہ یقین رکھتا ہو۔ کہ خدا تعالیٰ اسے ضرور دیکھ رہا ہے پھر ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ فرائض اور نوافل دن کو اور رات کو اس التزام اور باقاعدگی سے ادا کرے کہ اس کی

راتیں دن بن جائیں

اسی طرح تہجد کی مناجات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ جب تک ہم وہ طریق استعمال نہیں کریں گے۔ جن سے ہم خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کر سکیں۔ اسوقت تک یہ امید کرنا کہ ہم دنیا میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہم اور عبث خیال ہے کیونکہ

وہ عظیم الشان کام

جو ہمارے سپرد ہے بہت بڑا ہے۔ لوگ تو چھوٹی چھوٹی چیزیں پا کر ہی خوش ہو جایا کرتے ہیں۔ کوئی اچھی تجارت کر کے خوش ہو جاتا ہے کوئی اچھی ذکری مل جانے پر خوشیاں مناتا ہے مگر۔

مومن

سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے مل جانے کے اور کسی چیز میں تسلی نہیں پاتا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ چھوٹے بچے بعض اوقات آسمان کی چیزیں مانگتے ہیں۔ خود میرے متعلق ہی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے کہ میں جب چھوٹا سا تھا تو ایک دفعہ کسی بات پر چڑ گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے اٹھا لیا اور

بہلانے لگے۔ میں جب ذرا چپ ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خیال سے کہ اب یہ بالکل چپ ہو جائیگا آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھے کہا محمود وہ دیکھو ... نے چاند کو دیکھ کر شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ میں نے چاند لینا ہے۔ بچوں کی اس قسم کی ضد سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ بعض اوقات ایسی چیزیں مانگ بیٹھتے ہیں جن کا میسر آنا ناممکن ہوتا ہے۔ مگر ایک مومن کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔

میں نے خدا لینا ہے

پس جب تک تم یہ خدا لینے والا جذبہ اپنے اندر پیدا نہیں کر لیتے۔ تب تک تمہارے ایمان کامل نہیں ہو سکتے اور تمہارے کوئی کام کر دکھانے کے دعوے عبث اور فضول ہیں۔ یاد رکھو جب مومن کو اس کا محبوب مل جاتا ہے۔ تو ساری دنیا اس کے تابع ہو جاتی ہے اور ساری دنیا اس کے پیچھے پیچھے کھنچی چلی آتی ہے جس کام کو تم نے اختیار کیا ہے۔ وہ تمہاری کوششوں اور تمہاری عقلوں اور تمہاری تدبیروں سے نہیں ہو سکتا وہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ خود آسمان سے اترے اور تمہاری مدد کرے۔ مگر اس کے آسمان سے اترنے کا ... صرف یہی ہے کہ نمازیں پڑھو اور دعائیں کرو ... رات کی تاریکیوں میں چلاؤ اور اس کے حضور اتنا گڑگڑاؤ۔ کہ اس کی محبت جوش میں آ جائے اور وہ آسمان سے اتر کر تمہیں تسلی دے کہ جب میں تمہارے ساتھ ہوں تو تمہیں کس بات کا غم ہے۔ دو تین دن کی بات ہے کہ مجھے الہام ہوا جس کی عبارت کچھ اس قسم کی تھی۔ کہ انما یستجیب اللہ الذین۔ اس سے آگے کی عبارت یاد نہیں رہی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ انہی کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ جو ... میں سمجھتا ہوں کہ اس سے آگے کی عبارت وہی ہے۔ جو آج ... میں بیان کی ہے یعنی خدا تعالےٰ انہی کی دعائیں قبول کرتا ہے جو اس کی محبت کو جذب کر لیتے ہیں۔ ... آج سورۂ الرحمٰن کی بہت سی آیتیں متواتر میری زبان پر جاری ہوئیں۔ جن میں سے کچھ تو مجھے یاد نہیں رہیں۔ مگر یہ فقرہ جو بار بار جاری تھا۔ مجھے یاد ہے کہ فبای اٰلاء ربکما تکذبٰن۔ اس کے علاوہ عینٰن نضّاختٰن کے لفظ بھی یاد ہیں۔ اور بھی بعض آیتوں کے الفاظ تھے۔ مگر وہ جاگنے کی حالت میں بھول گئے۔ وہ آیتیں یاد نہیں رہیں شائد قرآن کریم پڑھنے سے یاد آ جائینگی مگر فبای اٰلاء ربکما تکذبٰن بار بار جاری ہوتا رہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ تو انسان کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے معمور کرنا چاہتا ہے مگر انسان اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے اس انعام سے محروم رہ جاتا ہے اور اس کو ضائع کر دیتا ہے۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہئیے کہ اگر انہیں پچھلے سال ...

۴ خدا تعالےٰ ...

... پس انہیں چاہئیے کہ وہ اب ... کی کوشش کریں۔ کیونکہ اسلام کی فتح کا دن قریب سے قریب تر آتا جا رہا ہے۔

ضروری اعلان

چودھری غلام رسول صاحب کن ... تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال کلرک دفتر این ڈبلیو آر۔ لاہور نے زندگی وقف کی تھی۔ جب ان کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق فارغ ہو کر آنے کی اطلاع دی گئی۔ تو انہوں نے چند مجبوریاں پیش کیں۔ کہ فوراً آنے کی وجہ سے ان کا مالی نقصان ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ حضور نے ان کے اس عمل پر انہیں وقف اور خدمت سلسلہ سے محروم ... ناظر امور عامہ

پناہ گزین طلبہ کی مالی امداد

لاہور ۳ فروری - ڈپٹی کمشنر لاہور نے ضلع میں پناہ گزین طلبہ کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کیا ہے۔ اس فنڈ میں دو لاکھ روپے کی رقم جمع ہو چکی ہے۔ اس رقم کا انتظام ایک خاص کمیٹی کے سپرد ہے۔ جو پناہ گزین طلبہ اس وقت ضلع لاہور کے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہے ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ فی الفور مالی امداد کے لئے اپنے اپنے ہیڈ ماسٹروں یا پرنسپلوں کی وساطت سے مسٹر ایس جی خالق (دفتر محکمہ تعلیم مغربی پنجاب) کے نام درخواستیں بھیجیں۔ (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

گاندھی جی کی بے وقت موت پر اظہار افسوس

ڈیرہ اسمٰعیلخاں ۳ فروری - مقامی تاجروں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں گاندھی جی کی موت پر اظہار افسوس کے لئے حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ "ہمارا امروزہ اجلاس گاندھی جی کی بے وقت اور افسوسناک موت پر دلی افسوس اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس بہیمانہ قتل کی انتہائی مذمت کرتا ہے۔" ۳۱ جنوری کو تمام دکانیں اور تجارتی ادارے گاندھی جی کے احترام کے پیش نظر بند رہے (اورینٹ)

قائداعظم ریلیف فنڈ میں ایک لاکھ نواسی ہزار چھ سو دو روپے کی تھیلی

ملتان ۳ فروری - مغربی پنجاب کے وزیر مالیات سردار شوکت حیات خاں نے شہر کے روز مہاجرین کے کیمپوں کا معائنہ کیا۔ اور حسن انتظام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ پناہ گزینوں کے کیمپ کے چیف کمانڈنٹ محمد انور غنی نے قائداعظم ریلیف فنڈ کے لئے ایک لاکھ نواسی ہزار چھ سو دو روپے کی تھیلی پیش کی۔ (ا پ)

یہودی دہشت پسندوں کی عرب حکمرانوں کو دھمکی

یروشلم ۳ فروری۔ یہودیوں کے ایک دہشت پسند گروہ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ عرب حکومتوں کے حکمرانوں کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر فلسطین کی ملحقہ عرب ریاستوں میں بسنے والے یہودیوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کی گئی۔ تو انہیں خود اپنی جانوں کی خیر منانی پڑے گی۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ عرب ریاستوں کے حکمران یہودیوں کی حفاظت کے بارے میں ذاتی طور پر ذمہ دار ہیں۔ اگر ملحقہ ریاستوں کی طرف سے فلسطین پر مزید حملے جاری رہے تو اس کے خلاف بھی سخت اقدام کیا جائیگا (رائٹر)

ہندوستانی دستوں کا آزاد فوج سے زبردست مقابلہ

نئی دہلی ۳ فروری۔ حکومت ہند کی وزارت دفاع کا اعلان مظہر ہے۔ کہ ۳۱ جنوری اور یکم فروری کی درمیانی رات کو حملہ آوروں نے سانبہ کٹھوعہ۔ روڈ پر زبردست حملے کئے۔ پہلا حملہ ایک بہت بڑے گروہ نے کٹھوعہ روڈ پر کیا۔ مگر ہندوستانی گشتی دستی نے اس کی مزاحمت کر کے اسے بھگا دیا۔ دوسرا حملہ ایک ہزار کے مسلح جتھہ نے جو جدید اسلحہ سے مسلح اور باوردی تھا۔ شہر پور کے جنوب میں بعض دیہات پر حملہ کیا۔ ہندوستانی فوج نے ان پر آتشباری کی۔ انہوں نے بھی مقابلہ کیا۔ اور سرگرم مقابلہ کے بعد انہیں بھگا دیا گیا۔ تیسرا حملہ ستبر گڑھ پر ہوا۔ جس میں کہ حملہ آوروں نے ہماری ایک پرانی چوکی کو اپنا نشانہ بنایا۔ لیکن ہماری پیادہ فوج نے آگے بڑھ کر انہیں اڈے ہاتھوں لیا۔ طلوع آفتاب سے قبل ہی حملہ آور میدان خالی کر چکے تھے۔ اپنے ہمراہ نعشوں اور زخمیوں کو اونٹوں اور خچروں پر لاد کر لے گئے۔ ان حملوں میں ہمارے تین آدمی کام آئے۔ اور دو زخمی ہوئے۔ ا پ

نئی دہلی ۳ فروری آج پانچ بجے شام انڈیا یونین کی کیبنٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی وزیراعظم صدر تھے (ا پ)

ایڈیشنل ڈپٹی ہائی کمشنر کا تقرر

کراچی ۳ فروری - معلوم ہوا ہے۔ حکومت ہندوستان نے پروفیسر این۔ آر ملکانی کو پاکستان میں ایڈیشنل ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔ پروفیسر ملکانی ہندوستانی ہائی کمشنر کے کراچی آفس میں کام کریں گے اور پناہ گزینوں کو سندھ سے نکالنے کے سلسلے میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش کی امداد کریں گے۔ ا پ

پاکستان سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے کنونشن کا انعقاد

کراچی ۳ فروری - پاکستان سوشلسٹ پارٹی نے سال آئندہ کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کو منتخب کیا ہے۔ جنرل سیکرٹری منشی احمد دین۔ سیکرٹری محمد یوسف۔ خزانچی مبارک ساغر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے ماہ مارچ میں ایک کنونشن کا انعقاد عمل میں لایا جائے گا تمام ترقی پسند جماعتوں کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ اور پاکستان کے عوام کی راہنمائی کے لئے ایک معین لائحہ عمل پیش کیا جائے گا۔ یہ کنونشن لاہور میں منعقد ہو گا۔ ا پ

ریڈکلف ایوارڈ کے مطابق حدود کی اصل نشان دہی ابھی تک نہیں کی گئی ہے نشان دہی کیلئے مشترکہ کمیشن مقرر کیا جائے گا!

نئی دہلی ۳ فروری - ڈومنین پارلیمنٹ میں وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے پنڈت مکٹ بہاری لال کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ تقسیم کے وقت ۲۱۵ کنگ کمیشنڈ اور ۳۳۹ وی۔ سی مسلمان افسروں نے ہندوستانی فوج میں ہی ملازم رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے برخلاف ۲۱۱ کمیشنڈ اور ۲۴۳ وائسرائے کمیشن کے مسلم افسران نے پاکستان جانے کے حق میں فیصلہ کیا۔ کیونکہ وہ سب پاکستانی علاقے کے رہنے والے تھے۔ اس لئے وہ ہندوستان میں ملازمت اختیار کرنے کے حقدار ہی نہ تھے۔ اسی طرح پاکستان میں ۷۷ کنگ کمیشن کے اور ۲۲۳ وائسرائے کمیشن کے غیر مسلم افسران تھے۔ انہوں نے پاکستان میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔

پنڈت جواہر لال نہرو وزیراعظم نے مسٹر ہیمنت کمار داس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مشرقی پنجاب اور مغربی بنگال وغیرہ میں ریڈکلف ایوارڈ کے مطابق انڈین یونین کی حدود کی زمین پر صحیح نشان دہی ابھی تک اس لئے نہ کی گئی۔ کیونکہ اس میں حکومت پاکستان سے بعض امور میں تنازعہ یا اختلاف پیدا ہونے کا خطرہ تھا۔ اس سلسلے میں دونوں حکومتوں کی طرف سے مشترکہ طور پر حدود کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اور یہ معاملہ آجکل حکومت کے زیر غور ہے۔ دو یا تین موقعوں پر گذشتہ دنوں حدود کی نشان دہی کے بارے میں دونوں حکومتوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو چکا ہے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیراعظم نے بتایا۔ کہ ابھی تک ایک ڈومنین سے دوسرے ڈومنین میں جانے کے لئے لوگوں کو پاسپورٹ وغیرہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور بغیر کسی قسم کی اجازت کے لوگ ایک طرف سے دوسری طرف آ جا سکتے ہیں۔ اور نہ ابھی تک موجودہ طریق میں کسی قسم کی تبدیلی انڈین یونین کے زیر غور ہے۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ حکومت پاکستان اس بارے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ البتہ حکومت کو مغربی بنگال کی طرف سے کچھ عرصہ پہلے ایک تار موصول ہوا تھا جس میں توجہ دلائی گئی تھی کہ پانچ سو مربع میل کا ایک ٹکڑہ جو ریڈکلف ایوارڈ کی رو سے انڈین یونین کو ملنا چاہیئے تھا۔ غلطی سے پاکستان کے علاقے میں شامل کر لیا گیا ہے۔ حکومت مغربی پنجاب نے خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ مشترکہ جائزہ کے وقت اس معاملے پر بھی غور کیا جائے گا (نامکمل) — (ا پ)

ٹیکسٹائل ملوں میں ہڑتال بدستور جاری ہے

مدراس ۳ فروری۔ ٹیکسٹائل کے پینتیس ملز میں ہڑتال بدستور جاری ہے۔ لیبر یونین نے آج صوبائی حکومت کو ایک تار ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ یونین نے گفت و شنید کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو حکومت مدراس سے اس ہفتے کے دوران میں بات چیت کریگی۔ تا متنازعہ امور کا فیصلہ کیا جا سکے۔ (ا پ)

بھیک مانگنا جرم ہے!

لاہور ۳ فروری۔ مسٹر ظفر الاحسن ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ ۹ فروری سے بھیک مانگنے والوں کے خلاف مہم شروع کی جائے گی۔ جبکہ پولیس تمام مانگنے والوں کو مجسٹریٹوں کے سامنے سزا دلانے کے لئے پیش کرے گی۔ آپ نے کہا۔ یہ نہایت معیوب رسم بڑھتی چلی جاتی ہے اس کا فوری تدارک ہمارا اولین فرض ہے۔ چنانچہ اس مرض کو روکنے کیلئے حکومت نے دو امدادی ادارے قائم کئے ہیں۔ ایک عورتوں کے لئے سرگنگا رام ہسپتال میں اور دوسرا مردوں کے لئے جو سنٹرل مسلم لیگ کے نام سے مشہور ہے۔ اگر ان دو اداروں سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے بھیک مانگنے والے اپنی عادت پر مصر رہے تو انہیں کارپوریشن ایکٹ کے ماتحت تین ماہ کے لئے قید کیا جا سکتا ہے (اورینٹ)

گاندھی جی زندہ ہیں

کوہاٹ ۳ فروری۔ نمائندہ ڈان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے دیوان سیٹھ منوہر داس نے کہا۔ کہ سردار پٹیل نے گاندھی جی کی موت کا المناک خواب نہایت ہوشیاری سے پورا کیا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ گاندھی جی کی روح کو اس سے کوئی صدمہ نہیں پہنچے گا۔ اور وہ ہمیشہ زندہ و جاوداں رہے گی۔ (اورینٹ)

اٹلی کی بندرگاہوں میں امریکی جہازوں کا ورود

واشنگٹن ۳ فروری۔ امریکہ نے آج روس کے اس الزام کی تردید کی ہے۔ کہ امریکی جہاز اٹلین معاہدہ صلح کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اٹلی کی بندرگاہوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور ان ملحقہ سمندروں میں گشت کرتے پھرتے ہیں۔ امریکہ کے نائب سیکرٹری امور خارجہ نے روسی سفیر کو ایک نوٹ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ امریکی جہاز معاہدہ صلح کی کامل پابندی کے ساتھ اٹلی کی بندرگاہوں میں گئے تھے اور جب بھی وہ وہاں گئے ہیں۔ اٹلی کی حکومت سے حسب قاعدہ اجازت نامہ حاصل کرنے کے بعد گئے ہیں۔ ——— رائٹر

حیدرآباد کے سرحدی شہر میں سنسنی خیز ڈاکہ۔ حملہ آور بائیس لاکھ روپیہ لے بھاگے

حیدرآباد دکن ۳ فروری ریاست حیدرآباد اور صوبہ سی۔ پی کی درمیانی سرحد پر قریباً دوسو مسلح افراد نے اُمبی نامی مقام پر حملہ کیا۔ یہ جگہ ریاستی حدود میں سرحد سے پندرہ میل دور ہے حیدرآباد سٹیٹ بنک کی مقامی شاخ ان کے حملے کا اصل نشانہ تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حملہ آور بائیس لاکھ روپیہ لے بھاگے۔ بنک کے تین محافظ سپاہی مقابلہ کرتے ہوئے مارے گئے حکومت نظام کے وزیر پولیس تحقیقات کے سلسلے میں موقع پر پہنچ گئے ہیں۔ ——— اپ

گاندھی جی کے حادثہ قتل پر احمدی طلباء کیطرف سے اظہار افسوس

لاہور ۳ فروری۔ انٹر کالجیئٹ احمدیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان اور گاندھی جی کے سب سے چھوٹے صاحبزادے مسٹر رامداس گاندھی کے نام حسب ذیل تعزیتی تار ارسال کیا گیا ہے۔ گاندھی جی کا حادثہ قتل اس فرقہ وارانہ خونریزی کا نتیجہ ہے۔ جو اس برعظیم میں عرصہ تک جاری رہی۔ اور بگڑی ہوئی انسانیت کی سوچی سمجھی مشترکہ کوششوں کا ماحصل ہے۔ بزدلی کا ایک شرمناک مظاہرہ ہے۔ اور ان لوگوں پر ایک نہ مٹنے والا داغ ہے۔ جنہوں نے اپنے محسن کے احسانات اور اوصافِ حمیدہ کا ذرا بھی احساس نہ کیا۔ گاندھی جی بلا شک ہندو مسلم اتحاد کی زندہ نشانی تھے۔ آپکی موت پر احمدی طلباء سخت مغموم ہیں اور اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

کلکتہ میں جلسہ تقسیم اسناد

کلکتہ ۳ فروری۔ کلکتہ یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد اس ماہ کے آخر میں منعقد ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یونیورسٹی نے سردار پٹیل کو صدارتی خطبہ پڑھنے کے لئے مدعو کیا ہے۔ (اورینٹ)

جیسلمیر پر پٹھانوں کا حملہ ایک من گھڑت داستان ہے۔ ریاست بہاولپور کیطرف سے تردیدی بیان

بہاولپور ۳ فروری حکومت بہاولپور کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں جیسلمیر پر پٹھانوں کے من گھڑت حملے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے ریاست جیسلمیر پر پٹھانوں کے حملے کو بہت شہرت دی گئی ہے حالانکہ ایک بناوٹی قصے سے زیادہ اس کی کوئی وقعت نہیں۔ اس حال میں جبکہ لیک سکسس میں مسئلہ کشمیر پر بحث ہو رہی ہے۔ یہ محض ایک ڈھونگ ہے۔ جو بیرونی دنیا میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے رچایا گیا ہے۔ اس بات کی تردید کرتے ہوئے۔ کہ حملہ آور پٹھان ریاست بہاولپور میں سے گذر کر آئے تھے۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ بات قطعی ناممکنات میں سے ہے۔ کہ پانچسو پٹھانوں کا ایک گروہ جیسلمیر پر حملہ کرنے کے لئے بہاولپور کا راستہ اختیار کرے۔ جیسلمیر کا شہر ریاست بہاولپور کی حدود سے قریباً ایک سو میل کے فاصلے پر واقعہ ہے۔ اور دونوں کے درمیان مسلسل ریتلی پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ بہاولپور اور جیسلمیر کے درمیان باقاعدہ کوئی مسلسل سڑک نہیں ہے البتہ ایک یا دو ایسی پگڈنڈیاں ہیں۔ جن پر صرف اونٹ چل سکتے ہیں۔ ان پر نہ کوئی گاڑی چڑھتا ہے۔ اور نہ پینے کے لئے پانی دستیاب ہو سکتا ہے۔ دو ایک کوئیں ضرور ہیں۔ لیکن ان کے درمیان بیس بیس اور تیس تیس میل کا فاصلہ ہے۔ ان حالات میں پانچ سو پٹھانوں کا بہاولپور میں سے گذر کر جیسلمیر پر حملہ کرنا حدِ امکان سے قطعی باہر ہے۔ دوسرے جیسلمیر کی ریاست ایک ننگی بھوکی ریاست ہے۔ بجز جیسلمیر کے اور کوئی شہر اس ریاست میں نہیں۔ اور اسکی شمال مغربی سرحد کیطرف میلوں گاؤں کا نام ونشان بھی نہیں ملتا۔ اندریں صورت یہ کہنا کہ پٹھان سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے جیسلمیر کے فاقہ زدہ لوگوں کے مال و متاع کو لوٹنے کیلئے آئے تھے۔ ناقابلِ یقین امر ہے۔ بہاولپور کی حکومت پہلے ہی اس کا سر اسر انکار کر چکی ہے۔ اور یہ بھی واضح کر چکی ہے۔ کہ ریاست میں قطعاً پٹھانوں وغیرہ کے کوئی اڈے نہیں ہیں۔ اور تمام سرحد پر باقاعدہ فوجی پہرہ ہے۔ اور فوجی چوکیوں کی موجودگی میں اس قسم کی کوئی پارٹی بآسانی سرحد کو عبور نہیں کر سکتی۔ ——— اپ

——— کراچی ۳ فروری خیال ہے کہ وہ محکمہ جو ہندوستان سے مسلمان ملازمین کو پاکستان میں منتقل کرنے کیلئے قائم کیا گیا تھا ۱۵ فروری سے بند کر دیا جاوے گا۔ (اپ)

انڈین یونین میں کسی فرقہ وارانہ جماعت کو برداشت نہیں کیا جائیگا

نئی دہلی ۳ فروری۔ کل ایک پبلک جلسے میں پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل اور مولانا ابو الکلام آزاد نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ حکومت فرقہ وارانہ ذہنیت اور پرائیویٹ فوجوں کو ختم کر دینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ مسٹر جے پرکاش نارائن۔ اچاریہ کرپلانی اور خواجہ عبدالمجید نے بھی ان تینوں وزراء کی تائید کرتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ امن و امان کو برقرار رکھنے اور شر انگیز قوتوں کی بیخ کنی کرنے میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ مسٹر جے پرکاش نارائن نے کہا۔ حکومت کو تمام فرقہ وارانہ تنظیموں کو خلافِ قانون قرار دے دینا چاہیئے۔ پنڈت نہرو نے تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ گاندھی جی پر قاتلانہ حملے کو کسی ایک شخص کا ذاتی فعل نہیں قرار دیا جا سکتا۔ یہ ان متعدد شر انگیز طاقتوں کا نتیجہ ہے۔ جنہیں گذشتہ چند ماہ میں بے لگام چھوڑ دیا گیا۔ جنہوں نے فرقہ وارانہ منافرت کو خوب ہوا دے کر ملک بھر میں نہایت ہی خطرناک فضا پیدا کر دی۔ آپ نے مزید کہا۔ جو لوگ ایک ہندو حکومت کے قیام کا مطالبہ کرتے تھے۔ اُنہوں نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے ہندوؤں کی عظیم ترین شخصیت کو قتل کر دیا۔ نیز ہندو مہاسبھا کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ فرقہ وارانہ ذہنیت اور طوائف الملوکی کی نہایت سختی سے بیخ کنی کی جائے گی ——— (اپ)

اقلیتیں ایک مقدس امانت ہیں!

کراچی ۳ فروری۔ کل جیکب آباد میں مقامی مسلم لیگ کے ممبران اور نیشنل گارڈز کو مخاطب کرتے ہوئے پیرزادہ عبد الستار وزیر خوراک دولتِ پاکستان نے فرمایا۔ کہ انڈین یونین میں بسنے والے مسلمانوں کا بدلہ پاکستان کی اقلیتوں سے لینا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ عقل۔ اسلام اور انسانیت سب ایسے جذبے کو دھتکارتے ہیں۔ جو بھی ایسا فعل کرتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو انسانیت کے درجے سے بھی گرا دیتا ہے۔ اور اس طرح دنیا کی نظر میں پاکستان کے وقار کو صدمہ پہنچانے کا موجب بنتا ہے۔ ہم ایک آزاد قوم ہیں۔ اور ہمیں وہی طرزِ عمل اور روش اختیار کرنی چاہیئے۔ کہ جو آزاد قوموں کے شایان ہے۔ اقلیتیں مقدس امانت ہیں۔ ہمیں ان کی پوری پوری حفاظت کرنی چاہیئے ——— (اپ)

——— شیلانگ ۳ فروری۔ ریاست منی پور کا دعویدار ایک راجکمار گرفتار ہوا ہے۔ اس نے ایک میمورنڈم جس پر کاٹھیاواڑ کے دوسو پچاس راجکماروں کے دستخط موجود ہیں۔ سردار پٹیل کی خدمت میں پیش کر دیا ہے جو سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے انچارج ہیں ——— اورینٹ

ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں خانہ جنگی

بنارس ۳ فروری۔ ایک گروہ کے راشٹریہ سیوک سنگھ کے بعض افسروں پر حملہ کرنے کے نتیجہ میں ۸ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ جن میں بعض کمیونسٹ بھی ہیں۔ امن کو بحال کرنے کے لئے اہم احتیاطی تدابیر کے علاوہ شہر میں جابجا مسلح پولیس متعین کر دی گئی ہے ہڑتال ابھی تک جاری ہے

احمد آباد ۳ فروری۔ آج ہڑتال کا تیسرا دن ہے۔ جن لوگوں نے دوکانیں کھولنے کی کوشش کی۔ ان پر پتھراؤ کیا گیا۔ نیز پانچ ہندو مہاسبھائی کارکن قانون تحفظ عامہ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ (اپ)

بڑودہ ۳ فروری۔ آج شام ایک مشتعل ہجوم نے مہاسبھائی کارکنوں کے مکانات پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ متعدد اشخاص مجروح ہو گئے۔ کوئی اتلاف جان نہیں ہوا۔ اس سے تھوڑی دیر قبل ایک جلوس کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ جس کے نتیجہ میں کئی آدمی زخمی ہو گئے۔ جنہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ ——— اپ

پونا ۳ فروری۔ آج دن بھر سکون رہا۔ چند ایک معمولی وارداتیں رونما ہوئیں۔ بارہ متی اور والچند نگر میں لوٹ مار اور آتشزدگی کی کچھ وارداتیں ہوئیں۔ شولاپور میں بھی کچھ واقعات رونما ہوئے ہیں۔ آج صبح شہر کے مغربی حصہ میں تین گھنٹے کے لئے کرفیو اٹھا دیا گیا تھا۔ تاکہ لوگ سودا سلف خرید سکیں۔ اسی طرح شہر کے مشرقی حصہ میں بھی کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ (اپ)

مونگھیر ۳ فروری۔ کسانوں اور زمینداروں کی دو پارٹیوں کے زبردست تصادم کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور چار گھائل ہوئے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا۔ اب اس علاقہ میں مسلح پولیس متعین کر دی گئی ہے (اپ)

پٹنہ ۳ فروری۔ کچھ کمیونسٹوں کو جو ہندی کا ایک روزانہ اخبار بیچ رہے تھے۔ ایک گروہ نے گھیر لیا۔ اور انہیں زدوکوب کرنا چاہا۔ مگر پولیس نے مداخلت کر کے معاملہ رفع دفع کر دیا۔ معلوم ہوا ہے۔ حملہ آوروں کو اخبار کے بیچنے پر اعتراض تھا۔ (اپ)

گاندھی جی کی موت پر اظہار افسوس

ڈھاکہ ۳ فروری۔ مسٹر فضل الحق سابق وزیر اعظم بنگال نے کہا۔ کہ گاندھی کا سانحہ ارتحال تاریخ عالم میں نہایت ہی دردناک باب ہے آپکی موت سے جو صدمہ ہمیں پہنچا ہے۔ اس کے متحمل نہیں ہو سکتے ——— (اپ)